یلسن کا استعفیٰ۔ پیوٹن کا اقتدار

روس کی جمہوریت سے کمیونزم کی طرف واپسی

تحریر: شکیل احمد۔ پشاور

جب اکیسویں صدی کی آمد کے سلسلہ میں نیا سورج طلوع ہو رہا تھا اس وقت ایک بہت بڑی خبر دنیا کے سامنے آئی کہ روس کے صدر بورس یلسن نے سن ۱۹۹۹ء کے سورج غروب ہونے سے پہلے استعفیٰ دیدیا۔ یہ خبر جہاں بہت اچانک اور غیر متوقع تھی وہاں صدی کی حیرت انگیز خبر تھی۔ اس خبر کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ امریکہ کے صدر بل کلنٹن جو کرسمس کی چھٹیاں منا رہے ہیں اور کرسمس کی تقریبات اور نیو ایئر نائٹ منانے کی تیاریوں میں مگن تھے اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے میڈیا کے سامنے آئے اور انہوں نے صدر یلسن کے استعفیٰ پر مختصر ترین تبصرہ کیا اور انہیں بابائے جمہوریت قرار دیا۔ ایک ایسے شخص کو جمہوریت [illegible] قرار دیا گیا جس نے چیچنیا میں عوام کا قتل عام کا سلسلہ شروع کیا اور شیشان کے عوام کو جمہوری حق مانگنے پر کچلنے کی ابتداء کی۔ چیچنیا کے عوام پر جبر و شدائد کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک چیچن کے مقابل ۲۵ روسی فوجی ہیں جنہیں فضائیہ کی امداد بھی حاصل ہے۔ جدید اقسام کے ٹینک اور بکتر بند گاڑیاں بھی۔ جبکہ نہتے چیچن صرف بندوق تھامے ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ دستی بم پکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ روس دراصل چیچن میں قتل عام کا ارتکاب کر کے اپنی انا کی تسکین چاہتا ہے۔ ایسا وقت

> جنرل ضیاء الحق کی خواہش تھی کہ روس ذلیل ہو کر افغانستان سے جائے۔ مگر جونیجو نے معاہدہ جنیوا پر دستخط کر کے روس کو باعزت راہداری فراہم کی۔

روس کی حالت ہارے ہوئے جواری کی ہے۔ جس کی وجہ سے اس نے ایک ناتواں طاقت کے خلاف اپنی بھرپور طاقت کو لا کھڑا کیا ہوا ہے۔ چیچن کے مسلمانوں نے ۱۹۹۴ء میں روس کو بڑی عبرت ناک شکست دی تھی۔ اس سے قبل روس نے افغانستان میں شکست کھائی۔ افغانستان اور چیچن مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد دراصل روسی فوجوں کا مورال بہت حد تک گر گیا تھا جس کی وجہ سے روس میں بے یقینی کی کیفیت پیدا ہو گئی تھی اور روسی اقوام مغرب کے سامنے اپنی سبکی محسوس کرنے لگے تھے۔

افغانستان میں روس کو غیر متوقع شکست سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ افغانستان کی نکبت و افلاس کو دیکھ کر روس کا گمان تھا کہ یہ غریب و پسماندہ ملک پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں آگرے گا۔ لیکن افغانستان میں روس اس بری طرح پھنسا کہ نہ صرف اس وجہ سے سوویت یونین کا نقشہ بکھر گیا بلکہ یورپ کے نقشے میں بھی تبدیلی آئی۔ گورباچوف جب سوویت یونین کا صدر بنا تو کمیونسٹوں نے دنیا بھر میں خوب جشن منایا۔ کیونکہ ایک طویل عرصہ کے بعد سوویت یونین کی قیادت ایسے ہاتھوں میں آئی تھی جو سابقہ قائدین کے مقابلے میں جوان تھی، ورنہ سوویت یونین کے تمام صدر ساٹھ ستر سال سے زائد عمر کے چلے آ رہے تھے اور وہ تھوڑا عرصہ اقتدار میں رہ کر ملک عدم سدھار جاتے تھے۔ گورباچوف کی آمد کا بڑا ہوا کھا کیا گیا۔ پاکستان میں روس نواز سیاسی شخصیات نے بھی گورباچوف کے گیت گاتے ہوئے پاکستانی قیادت کو دھمکی دی کہ اب سوویت یونین کی قیادت ضعیف ہاتھوں میں نہیں جوان اور توانا ہاتھوں میں ہے جو جہاد افغانستان کا مزا چکا دے گی۔ گورباچوف کی شخصیت سے مغرب اور غیر کمیونسٹوں قوتوں کو

مرعوب کرنے بھی لاحاصل کی جاتی رہی۔ لیکن افغان جہاد کا زخم ایسا گہرا ہے۔ جس پر گورباچوف کو "شفافیت" کا پھاہا رکھنا پڑا۔ پرسٹرائیکا کے نام سے شروع کی جانے والی اصلاحات اس امر کا اشارہ تھیں کہ روس کمیونزم سے تائب ہونے کر حائل ہوا اور جنرل محمد ضیاء الحق نے آخر میں محمد خان جونیجو کی حکومت کو برطرف کر دیا۔ گورباچوف کی پالیسی تھی کہ سوویت یونین میں شامل ریاستوں کو اس حد تک خود مختاری دیدی جائے جس سے روس کی اقتصادی صورت لئے ۱۹۹۴ء میں روس نے داغستان پر حملہ کر دیا۔ داغستان کے مجاہدین نے اس محاذ پر روسیوں کو عبرت ناک شکست دی۔ جس کی وجہ سے روسی فوجوں کا مورال مزید گر گیا۔ اس کے بعد چار سال تک روس نے باقاعدہ منصوبہ بندی

☆ قفقاز میں پیدا ہونے [redacted]

☆ بورس یلسن کی بیٹی [redacted]

ہے کہ وہ جمہوری اداروں کو مستحکم کر رہی ہے

کے بعد مغربی جمہوریت کا رخ کرنا چاہتا ہے۔ یہ یقین دلانے کے لئے اب روس کمیونسٹ ملک نہیں بلکہ ایک کیتھولک عیسائی ملک بننے والا ہے۔ گورباچوف نے یورپ اور امریکہ کا دورہ کیا اور روم جا کر پوپ جان کے دربار میں حاضری دی۔ یہ واضح اشارہ تھا کہ سوویت یونین میں کیا اصلاحات لائی جا رہی ہیں۔ گرجا گروں کو رنگ و روغن کی لیپا پوتی کر دی گئی ہے۔ بعد ازاں روس نے افغانستان سے فوجوں کو نکال لئے جانے کا اعلان کر دیا اور اس سلسلے میں اس نے جنیوا معاہدہ کرنے پر زور دیا۔ روس نے دیکھا کہ جب پاکستان کی طرف سے تاخیر برتی جا رہی ہے تو اس وقت پاکستان کی سیاسی قیادت امریکی دباؤ میں تھی۔ جنرل محمد ضیاء الحق کی خواہش تھی کہ روس ذلیل ہو کر افغانستان سے جائے لیکن سیاسی قیادت محمد خان جونیجو نے امریکی خواہش کے تابع ہو کر جنیوا معاہدے پر دستخط کر دیئے۔ ان دستخطوں کی وجہ سے روس کو افغانستان سے جانے میں عزت مل گئی یہی اختلاف محمد خان جونیجو اور جنرل محمد ضیاء الحق کے درمیان خلیج بن

بہتر بنے میں مدد ملے۔ روس گذشتہ صدی کے جن ادوار سے گزرا اس میں اگرچہ بڑی تبدیلیاں آئیں لیکن اپنے مزاج کی گرفت اس طرح رکھی کہ وسطی ایشیاء کی مسلم ریاستوں میں تو وہی کیمونسٹ پارٹیاں برسر اقتدار رہیں جو سوویت یونین کے دور سے چلی آ رہی تھیں۔ مسلم ریاست چیچن یا داغستان کی ریاستوں کی آزادی کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ کیونکہ وہاں کیمونسٹ پارٹی کا وجود نہیں ہے۔ جب کہ باقی غیر مسلم ریاستوں میں غیر کیمونسٹ پارٹیاں برسر اقتدار آ گئیں۔ ۱۹۸۹ء کو جب یہ احساس ہوا کہ کیمونزم سے تائب افغانستان میں شکست کھانے کی وجہ سے ہٹنا پڑا تو انہی نے ان میں ایک احساس کمتری پیدا ہوئی اور جب یہ احساس پیدا ہوا کہ امریکہ نے خود کو دنیا کی واحد سپرپاور قرار دے دیا ہے اور یہ وہ امریکہ ہے جس کو سوویت یونین کے نام سے دسمبر و جنوری کی سرد برفانی ہواؤں میں پسینہ آتا تھا تو ان میں استعماری رجحانات ایک مرتبہ پھر بیدار ہوئے۔ یورپ اور امریکہ کے سامنے اپنی فوجوں کی برتری ثابت کرنے کے

کی اور یلسن پر دباؤ ڈال کر چیچن پر پھر روسی فوج حملہ آور ہوتی ہے۔ اس وقت چیچنیا کے خلاف ۲۵ گنا زیادہ وسائل سے روس حملہ آور ہے۔ بورس یلسن کے بارے میں رائے یہ تھی کہ وہ روس کو جمہوری اقدار سے روشناس کرانے میں جت گئے تھے یہی وجہ ہے وہ اقتدار سے الگ نہیں ہو رہے تھے۔ اگرچہ وہ مختلف امراض میں مبتلا تھے۔ انہوں نے اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے اپنی بیٹی "تادیانا یا شنکوف" کو صدر کے مشیر کے عہدے پر فائز کر رکھا تھا۔ صدر بورس یلسن کے مخالف نے اس تقرری سے سیاسی فائدہ اٹھایا اور یلسن کے خلاف ان کی بیٹی اور داماد کی بدعنوانیوں کو خوب اچھالا اور ولادی میر پوٹین کو وزیراعظم نامزد کرنے پر مجبور کیا۔ ولادی میر پوٹین کٹر کیمونسٹ نظریات کا حامی ہے۔ روس کے ان کیمونسٹوں میں اس کا شمار ہوتا ہے جن کا نظریہ یہ ہے کہ کیمونزم ناکام نہیں ہوا ہے کیونکہ اس پر عملدرآمد کیا ہی نہیں گیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کیمونزم میں ہی نجات ہے۔ کیمونزم کے نظریاتی لیڈر ہونے کے ناطے

ولادی میر پوٹین کو کیمونسٹ پارٹی میں بڑا مقام حاصل تھا اور وہاں سے ہی ترقی کرتے ہوئے وہ کے جی بی کے سربراہ مقرر کئے گئے تھے۔ پوٹین اب بھی غیر سرکاری طور پر کے جی بی کے سربراہ ہیں۔ اب یورپ میں یہ حالت آگئی ہے کہ خفیہ ایجنسی سربراہ مملکت بنے لگی ہیں۔ پوٹین نے قائم مقام صدر کے عہدے پر اپنی نامزدگی کے فوراً بعد اقتدار سنبھالنے کے بجائے سیدھا گروزنی کا رخ کیا۔ اس نے فوجی وردی زیب تن کر رکھی تھی اور گروزنی کے قریب روسی فوجوں کے ایک کیمپ بذریعہ ہیلی کاپٹر پہنچا اور وہاں اس نے نہ صرف روسی فوجوں کو چیچن فوجوں کے خلاف شاباش دی اور حوصلہ افزائی کی۔ بلکہ ان میں شراب کی بوتلیں تقسیم کر کے ساری رات شراب انڈیل انڈیل کر اپنے اقتدار کا جشن منایا۔ پوٹین کی اس حرکت کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ دنیا کو بتانا چاہتا ہے کہ اب روس کے عزائم کیا ہیں۔ اس نے ایک طرح سے امریکہ کے اس دعویٰ کو چیلنج کیا ہے کہ امریکہ ہی صرف دنیا کی واحد سپر پاور نہیں ہے۔ ولادی میر پوٹین نے ماسکو واپس آکر دوسرا کام یہ کیا کہ اس نے سابق صدر بورس یلسن کی بیٹی کو برطرف کر دیا۔ نادیانا یا شکلوف کے بارے میں یہ رائے ہے کہ وہ روس میں جمہوری اداروں کو مستحکم کرنے کے لئے کام کر رہی تھی۔ بورس یلسن کی صاحبزادی کی برطرفی کے بعد ولادی میر پوٹین نے بعض اصلاحات کا اعلان کیا ہے اور کہا کہ روس کا من ویلتھ کو بھی مستحکم کیا جائے گا۔ روس میں اس تبدیلی کو اس طرح محسوس کیا جا رہا ہے کہ روس میں دوبارہ کیمونسٹ طبقہ برسر اقتدار آ رہا ہے۔ جس نے کیمونزم کے بارے میں یہ نظریہ ابھارا ہے کہ کیمونزم ناکام نہیں ہوا بلکہ اس پر عملدر آمد نہیں ہوا۔ جبکہ ضرورت ہے کہ کیمونزم پر عمل درآمد کیا جائے۔ علاوہ ازیں یہ عناصر یہ خواہش بھی رکھتے ہیں کہ سوویت یونین کی صورت کو دوبارہ بحال کیا جائے۔ جس کے لئے ضروری ہے کہ سوویت یونین کی رکن ریاستوں کی سابقہ حیثیت کو دوبارہ بحال کر دیا جائے۔ ان عوامل سے روس پھر ایک طاقت بن کر ابھرے گا اور وہ امریکہ کی اجارہ داری کو بھی ختم کر دے گا۔

بہر حال روس میں آنے والی تبدیلی امریکہ اور یورپ کے لئے غیر متوقع بھی ہے اور لمحہ فکریہ بھی ہے۔ کیونکہ پوٹین کے برسر اقتدار آنے سے یورپ کی سیاست میں ایک بڑی تبدیلی متوقع ہے اور امریکہ کو بھی اپنی موجودہ پالیسیوں میں تبدیلی کرنا پڑے گی۔ لیکن امریکہ اپنی پالیسی میں فوری طور پر تبدیلی لانے کے بجائے چیچن میں ہونے والی جنگ کے نتائج کا انتظار کرے گا کہ اس کے کیا اثرات رونما ہوتے ہیں روس کے قائم مقام صدر نے جس طرح اس جنگ کو اہمیت دی ہے۔ اس سے اندازہ یہ ہو رہا ہے کہ روس کے آئندہ کے عزائم کافی حد تک خطرناک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ جہاں تک چیچن جانبازوں کا تعلق ہے ان کے حوصلے بہت بلند ہیں۔ انہوں نے گروزنی کا محاصرہ توڑنے کے لئے جان کی بازی لگا دی ہے اور چار دیہات پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک امریکی صحافی جس نے دو مرتبہ چیچنیا کا دورہ کیا تھا نے اپنے ایک مضمون میں گروزنی کی طرف پیش قدمی کے بارے میں تفصیلات لکھتے ہوئے کہا ہے کہ روسی گروزنی کو فتح نہیں کر رہے وہ انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ اس نے اپنے مضمون کا عنوان دیا ہے "میں نے روسی فوج کو چیچنیا کے مسلمانوں کا خون پیتے دیکھا" وہ ایک چیچن مسلمان کمانڈر ارسلان بیگ جس کو وہ ارسلان بیگ لکھتا ہے کے بارے میں کہتا ہے کہ بہت مضبوط اعصاب کا مالک ہے 'نماز پڑھتا' اسلحہ صاف کرتا ہے' جنگجو ویڈیو دیکھتا ہے اور قہقہے لگاتا ہے۔ اس امریکی صحافی نے گروزنی کی ایک مارکیٹ پر روسی راکٹ داغے جانے کی تصویر کشی کی ہے اور بتایا ہے کہ روس کے اس حملے سے مارکیٹ میں ۱۴۰ افراد مارے گئے گروزنی کے بارے میں اس نے تحریر کیا ہے کہ اب یہاں آبادی زمین پر نظر نہیں آتی لوگ تہہ خانوں میں چلے گئے ہیں۔ عمارتیں روس کی

1785ء میں

شیخ منصور نے جہاد کا نعرہ لگایا اور ان کی تحریک پورے خطے میں پھیل گئی۔

ہماری سے ملبہ بن چکی ہیں۔ روسی بہیمت اور ظلم و شدائد کا ذکر بعد میں کرتے ہیں۔ پہلے یہ دیکھیں کہ امریکہ کیا کہتا ہے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ چیچنیا میں کارروائی کے باوجود روس کی امداد جاری رہے گی۔ کیونکہ یہ امداد امریکہ کی سلامتی کے لئے ضروری ہے۔ امریکی ترجمان جو لاک ہارٹ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ روس کی امداد کی فراہمی کا مقصد روس کی ایٹمی تنصیبات میں درجہ بدرجہ کمی کرنا ہے۔ یہ امریکی ترجمان کا عذر لنگ ہے۔

کیونکہ وہ امداد کا جو بہانہ بنا رہا ہے۔ حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جرمنی کی طرف سے گروزنی [redacted] کے شہریوں کو الٹی [redacted] دینے پر احتجاج کے جواب [redacted] میں روس کی فوج کی [redacted] چیچنیا کے جنوبی علاقے [redacted] میں کمان کرنے والے [redacted] ایک اعلیٰ افسر جنرل ویکٹر کزانسٹیو نے کہا ہے کہ روس نے چیچنیا کے شہریوں کو کوئی الٹی میٹم نہیں دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ الٹی میٹم میں صرف دہشت گردوں کو خبردار کیا گیا ہے کہ جلد از جلد ہتھیار ڈال دیں اور خود کو روس کے حوالے کر دیں۔ روسی خبر رساں ایجنسی "اتارتاس" کے مطابق روس کسی صورت دہشت گردوں کے ساتھ نرم رویہ اختیار نہیں کرے گا اور ان سے شہر خالی کرانے کے لئے سخت کارروائی سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

مغربی دنیا خاص طور پر امریکہ کی چیچنیا سے لاتعلقی کا سبب کیا ہے۔ وہ روس پر سربیا اور یوگوسلاویہ کی طرح دباؤ کیوں نہیں ڈال رہا ہے۔ اس امر کو سمجھنے کے لئے نومبر کے دوسرے عشرے میں ہونے والے ایک معمولی لیکن اہم واقعہ پر نظر دوڑانا پڑے گی۔ غالباً یہ واقعہ ۲۱ نومبر اتوار کے دن کا ہے کہ ایک امریکی فضائی کمپنی کے مسافر طیارے میں سفر کرنے والے دو سعودی عرب کے طالب علموں کو دہشت گرد سمجھ لیا گیا۔ یہ دونوں طالب علم جن کی عمریں ۳۷ سے ۳۹ سال کے لگ بھگ تھیں واشنگٹن جا رہے تھے۔ انہوں نے ایک سیمینار میں شرکت کرنا تھی۔ طیارہ فونیکس؛ اریزونا سے کولمبس جا رہا تھا جہاں سے دوسری فلائٹ لینا تھی۔

[redacted]

ان طلباء کا جرم صرف یہ تھا کہ انہوں نے ایک تو حمام کا پتہ پوچھا اور طیارے کی پرواز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کہ یہ طیارہ کب تک منزل مقصود پر پہنچے گا۔ علاوہ ازیں دونوں طالب علموں کو جہاز میں الگ الگ نشستیں ملی تھیں اور وہ سفر کے دوران اکٹھے بیٹھنے کے خواہش مند تھے انہوں نے یہ استفسار کر لیا کہ اگر کچھ نشستیں خالی ہیں تو وہ دونوں ایک ساتھ بیٹھ جائیں۔ ان دونوں جوان طالب علموں کی ایک بدقسمتی یہ بھی تھی کہ یہ جہاں عرب تھے ان کے چہروں پر داڑھیاں بھی نمایاں تھیں۔ ان کا تعلق سعودی عرب سے تھا۔ پائلٹ نے کولمبس ایئرپورٹ کے لئے ہدایات جاری کر دیں کہ ہم سونگھنے والے کتوں سمیت تمام حفاظتی اقدامات مکمل رکھے جائیں۔ طیارہ جیسے اترا ایف بی آئی والے ان طالب علموں کو پکڑ کر لے گئے اور تین گھنٹے تک پوچھ گچھ کرتے رہے اور ان طالب علموں کو بزور طاقت طیارے سے اتار لیا گیا۔ گویا امریکہ میں ہر وہ مسلمان مشکوک ہے جس کی داڑھی ہو اور وہ عربی بول سکتا ہو تو اس پر اسامہ بن لادن کے ساتھی ہونے کا شبہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے ہوائی اڈوں پر ایسے لوگوں کی آمد و رفت پر خصوصی توجہ رکھی جاتی ہے۔

حتیٰ کہ اسکول اور کالج کی بچیاں [redacted] اسکارف پہنے یا جسم ڈھانپنے [redacted] پر اصرار کریں تو انہیں بھی [redacted] مشکوک نظروں سے دیکھا [redacted] جاتا ہے۔

یہ وجہ ہے کہ [redacted] روس بے دھڑک چیچنیا میں انسانیت سوز مظالم ڈھا رہا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق اب تک روسی فضائی حملوں کے نتیجے میں چار ہزار بے گناہ شہری جاں حق ہو چکے ہیں۔ دو لاکھ سے زائد شہری گھر بار چھوڑ چکے ہیں۔ روس کی طرف سے گروزنی کے شہریوں کو پانچ دن کے اندر شہر چھوڑنے کا جو الٹی میٹم ملا ہے۔ اس کے باوجود گروزنی کے عوام نے شہر نہیں چھوڑا خاص طور پر بوڑھوں نے صاف انکار کر دیا اور انہوں نے کہا کہ وہ کھلے میدان میں ٹھٹھر کر مرنے سے اپنی زمین پر مرنے کو ترجیح دیں گے۔ داغستان لفظ داغ سے بنا ہے۔ ترکی کی زبان میں پہاڑ یا کوہ کو داغ کہا جاتا ہے۔ کوہ قاف کا ایک مشہور ملک داغستان ہے۔

بر اعظم ایشیاء کے شمال مغرب میں بحیرہ قزوین (کیپئن) اور بحیرہ اسود کے درمیان والے علاقہ قفقاز یا قوفاز یا پھر کاکیشیا کہا جاتا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان میں اس علاقہ کو کوہ قاف کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ ان علاقوں میں بیشتر فتوحات دعوت و صلح کے ذریعے طے پائیں۔ کوہ قفقاز اور والگا کے طاس میں تاتار، باشکیر اور قازان نسل کے مسلمانوں کی متعدد ریاستیں ہیں۔ جو اس وقت روسی فیڈریشن میں شامل کی گئی ہیں۔

قفقاز کی اسلامی ریاستوں میں داغستان، شیشان، انگوشیا، جس کو انگشتیا بھی کہتے ہیں۔ شمالی آسٹین، کرو تیو بلکار، قرامی چرکس اور ایڈیگیا شامل ہیں۔ جبکہ [redacted] کاباشکیریا، تاتارستان، لکا [redacted] ماری اور استراخان شامل ہیں [redacted] ملک جارجیا جس کا اسلامی [redacted] گرجستان ہے۔ عموماً عربی او[redacted] کو جیم میں تبدیل کر دیتے ہیں صرف تلفظ کا فرق ہے۔ جارجیا کی طویل سرحدیں داغستان سے ملتی ہیں۔ جارجیا کے زیر قبضہ ایک اسلامی ریاست بھی جس کا نام انجازیہ ہے یہاں ترک اور تاتار نسل کے لوگ آباد ہیں۔ یہاں ترک اور تاتار نسل کے لوگ آباد ہیں۔ انجازیہ نے چند سال قبل جارجیا سے آزادی کی جدوجہد کی تھی جس کو روس کی پشت پناہی حاصل تھی۔ ڈیڑھ سو سال قبل روس نے جب پیش قدمی کی تو قفقاز کے مسلمانوں نے بڑی بے دردی سے روسیوں کا مقابلہ کیا اور اس طرح قفقاز کے مسلمان ایک سو سال سے اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ روسی مصنف ٹالسٹن نے لکھا ہے کہ قفقاز میں پیدا ہونے والا ہر فرد جانتا ہے کہ خنجر کس طرح چلایا جاتا ہے۔ وہاں یہ کہاوت مشہور ہے کہ قفقاز میں خون بہنا کب بند ہو گا تو جواب دیا جاتا ہے کہ جب برف پر کماد (گنا) اگنے لگے گا۔ نوبل انعام یافتہ روسی ادیب سولسٹن جس کو اسٹالین نے سائبریا میں قید کر رکھا تھا اپنی کتاب میں چیچنیا پر ڈھائے جانے والے مظالم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ شیشانیوں کی ریڑھ کی ہڈیاں توڑ کر [redacted]

روس نے ایک منصوبے

کے تحت دہشت گردی کے خلاف معاہدہ کیا پھر بم دھماکوں کی آڑ

میں چیچنیا پر حملہ کر دیا۔

[redacted] مچھلی کو ڈبوں میں بند کرنے کی صنعت بہت مشہور ہے۔ تمام آبادی مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اگرچہ ۱۹۵۷ء میں جب چیچن کو دوبارہ بسایا گیا تو اس سے پہلے بہت سے روسی آباد کر دیے گئے تھے۔ وہاں معدنی تیل قدرتی گیس کے عظیم ذخائر ہیں۔ فی الوقت وہاں روزانہ چالیس لاکھ بیرل تیل نکالا جا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روس اپنا تسلط برقرار رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ روس کی بیشتر غذائی اور تیل و گیس کی ضروریات یہاں سے پوری ہوتی ہیں۔

روس نے اس خطہ میں بہت مظالم ڈھائے ہیں۔ روس نے چیچن مسلمانوں پر جرمن کی نازی فوج سے ساز باز کرنے کا الزام لگا کر ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۳ء میں زبردست مظالم کیے اور ۱۹۴۴ء میں اس خطہ کے مسلمانوں کو گھر بار سے نکال کر سائبریا کے جنگل کے خصوصی کیمپوں میں بھیج دیا۔ دس لاکھ سے زائد مسلمانوں کو گھر بار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا۔ جس میں سے تین لاکھ کے قریب باشندے لاپتہ ہو گئے۔ چیچن مسلمان برسوں ظلم سہتے رہے۔ لیکن انہوں نے [redacted] تمام مصائب کو جھیلا۔ چیچن [redacted] پہلے سوویت یونین سے [redacted] تھا۔ جارجیا نے بہت بعد [redacted] جیا کو تو روس نے آزادی [redacted] ایک مسلمان ریاست [redacted] اغستان کو آزاد کر دینے سے انکار کر دیا اور انہیں فیڈریشن کا حصہ قرار دیا۔ روسی اپنے مظالم کا جواز پیش کرنے کیلئے جھوٹ فریب اور پروپیگنڈہ کے ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے۔ اس نے روس میں ہونے والے بم دھماکوں کی ذمہ داری چیچنیا کے مسلمانوں پر عائد کی ہے۔ واضح رہے کہ ان بم دھماکوں کے نتیجے میں تین سو افراد ہلاک ہوئے تھے۔ جبکہ چیچن کے فوجی کمانڈروں نے ان دھماکوں سے مکمل لاتعلقی کا اظہار کیا۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ اگست ۹۷ء میں چیچن اور داغستانی مجاہدین نے متحدہ کاروائیاں کر کے کئی داغستانی شہروں سے روسی فوج کو نکال باہر کیا۔ جس سے روس تھرا کر رہ گیا

اور اس کو یہ تخویف و تحریص ہوئی کہ شیشان داغستان میں پہنچنے والی اسلامی تحریک پورے قفقار میں پھیل سکتی ہے۔ اس نبیاد پر روس نے پہلے سے ایک منصوبے کے تحت امریکہ سے دہشت گردی کے خلاف ایک

کے ایئرپورٹ کا نام شیخ منصور ایئرپورٹ رکھا ہے۔ شیخ منصور کو زار کی فوج نے بعد ازاں گرفتار کر لیا تھا اور وہ ۱۷۹۳ء میں جیل کے اندر ہی انتقال کر گئے تھے۔ اپنے ان ہیروں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے

ہتھیاروں سے حملہ کیا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ روسیوں نے تاریخ سے ابھی سبق حاصل نہیں کیا۔ ۱۹۷۹ء میں جب روس نے افغانستان پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت افغان عوام کے پیروں میں جوتی تک نہ تھی۔ ... نے اپنی آزادی کے لئے سپر پاور کے خلاف خالی ہاتھ رہ کر جدوجہد شروع کی تھی۔ امریکہ تو دو سال بعد افغانیوں کی مدد کیلئے آیا اور مدد بھی کیا تھی۔ ہلکے ہتھیار فراہم کئے گئے۔

روسیوں نے شیشانیوں کی ریڑھ کی ہڈی تو توڑ دی مگر ان کے عزائم نہ توڑ سکے۔ ایک روسی ادیب

پھر دہشت گردی کا پروپیگنڈہ کھڑا کر کے چیچنیا پر حملہ کر دیا۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ سابق سوویت یونین کی تمام ریاستوں میں صرف تاتارستان اور چیچنیا ہی نے ۱۹۹۲ء میں روسی فیڈریشن کے معاہدے کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حقائق کی نظر سے دیکھا جائے تو چیچن صدیوں سے چیچن مسلمان اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔ روس ان کے تشخص کو نہ مٹا ... قاف کے دشوار گزار پہاڑوں میں تمیں کے لگ بھگ مختلف ... آباد ہیں۔ اور ان میں ایک قدر ... کہ اول تا آخر مسلمان ہیں۔ اس پر انہیں فخر ہے۔ ۱۷۸۵ء میں جب ملکہ کیتھرائن نے اس خطہ کو روس میں شامل کرانے کے لئے کوشش کی تو اس وقت شیخ منصور مجاہد اسلام نے جہاد کا نعرہ لگایا۔ ان کی تحریک میں چیچن باشندے جوق در جوق شریک ہوئے اور زار روس کی فوج کو زبردست شکست سے ہمکنار کیا تھا۔ اس طرح داغستان اور چیچن مملکت کو ایک لڑی میں پرو دیا اور ایک ملک بن گیا۔ آج بھی اس عظیم مجاہد کی شجاعت اور دلیری کے اعتراف میں گروزنی

شیخ منصور اور امام شامل نام رکھے جاتے ہیں۔ امریکی صحافی جس نے حال ہی میں گروزنی کا دورہ کیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ان مجاہدین کے پاس صرف تین کام ہیں ...

... روسی فوجیں چیچنیا کے دوسرے بڑے شہر گودرمیس پر گذشتہ ہفتے قبضہ کر چکی

[illegible]

شہریوں کے خلاف کیمیائی ہتھیاروں کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ان کیمیائی ہتھیاروں کے حملے میں ۱۳ شہری ہلاک ہو گئے۔ جبکہ تعداد بڑھ رہی ہے جو کیمیائی ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں ان کے بارے میں عینی شاہدین نے بتایا کہ اس حملے کے دوران لگنے والی آگ سے زرد رنگ کا دھواں اٹھتا ہے جس سے کیمیائی ہتھیاروں کی تصدیق ہوتی ہے۔ روسی فوجوں نے جب افغانستان پر قبضہ کیا تھا اس کے شروع کے ایام میں افغان مجاہدین پر بھی ایسے ہی کیمیائی

بہت جلد میں اسٹنگر میزائل کے نتیجے میں یہ نکلا جو سوویت یونین افغانستان کو فتح کرنے نکلا تھا وہ سمٹ کر صرف روسی فیڈریشن تک محدود ہو گیا اور اب یہ فیڈریشن سمٹ کر صرف روس تک محدود رہ جائے گی۔ ۱۹۹۴ء میں روس کو چیچنیا میں بدترین شکست ہو چکی ہے۔ امریکہ ... لیکن یہ غلطی ... لوگوں تمام ہاتھوں ... لے اپنی فرعون کیلئے ... اپنی تاریخ ... کہ ہمیشہ دنیا کی سپر طاقت ... لوگوں نے شکست کھائی ہے۔ افغانستان کی تازہ مثال موجود ہے۔

بقیہ ... تذکرہ

۵۲ مشہور تلامذہ کا مختصر تذکرہ

۱۱۔ تذکرہ علمائے اہلحدیث

۲۱ مشہور علمائے اہلحدیث کا تذکرہ اور ان کے علمی کارناموں کی تفصیل۔

۱۲۔ اعلام الحدیث

۱۳ مشہور علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی اور ان کے علمی، دینی کارناموں پر سیر حاصل بحث۔